رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — THE ALFAZL QADIAN — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کار و باری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

مضامین

مدینۃ المسیح } ص۱
مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام }
اخبار احمدیہ ص۲
جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ ص۳
کلام الامام ص۶
حضرت خلیفۃ المسیح مولوی محمد علی کا افترا
صادق پٹیالوی سے حوالہ کا مطالبہ } ص۷
نظم در ابتدائے کتاب لطیفہ اختر ص۸
اشتہارات ص۹
خبریں ص۱۰-۱۲

ایڈیٹر :- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۵ | مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت ہیں۔ خطبہ جمعہ (۱۳ جنوری) میں حضور نے اقامت صلوٰۃ کے متعلق ایک خاص اعلان فرمایا ہے۔ جو عنقریب احباب الفضل میں ملاحظہ کرینگے۔

عزیز مکرم میاں عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفہ اول کا بخار ٹوٹ گیا ہے۔ نمونیہ کا بھی کچھ اثر تھا۔ جو بحمد اللہ اب زائل ہو گیا ہے۔ تاہم نقاہت اور کمزوری باقی ہے۔ احباب دعائیں فرماتے رہیں۔

مسٹر محمد حسن خان صاحب قادیان سے جو ہفتہ وار انگریزی اخبار شایع کرنے کو ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام "البشریٰ" تجویز فرمایا ہے ٭

شہزادہ ویلز کے تحفہ کیلئے جو پچیس ہزار آنے مطلوب ہیں۔ ان میں سے ۶۹۶۰ آنہ اب تک وصول ہو چکا ہے۔ م

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل نمبر ۹۳ ص۱

ایک اور روما میں

ہمارے ورود کی خبر ساتھ کے قریہ میں ہو چکی تھی۔ اور امیر حلقہ جماعت سرالا نے شاہ ایجاکوں ڈویژن یعنی روما میں۔ ایجاکوں کو اطلاع کی ہوئی تھی کہ "سفید مولوی" آتا ہے۔ آبادی میں شور تھا۔ سینگ بج رہے تھے۔ دماموں پر ضرب تھی۔ گویا یہ گاؤں حملہ آوروں کے مقابلہ کی تیاری کر رہا ہے۔ الغرض آدم اول نے جو قافلہ کا سعنی ہے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اور تمام قافلہ تیار ہو گیا۔ جلوس کی ترتیب اس طرح تھی۔ کہ آدم اول میرے آگے۔ آدم ثانی ترجمان دو براہیم میر جماعت میرے دائیں بائیں اور باقی پیچھے۔ سب بآواز بلند آدم اول کے بعد اس کے الفاظ کی تکرار کرتے تھے۔ اس طرح ہم دربار روما میں میں جو گاؤں کے وسط میں تھا حاضر ہوئے۔ دو طرفہ میز آراستہ تھے۔ رئیس بڑے چھتر کے نیچے سونے کے زیور پہنے اپنے اکابروں سمیت حاضر تھا۔ اپنی جگہوں پر بیٹھنے کے بعد جماعت نے فینٹی زبان میں نعت رسول پڑھی۔ جسے مبلغ احمدی یعقوب نے اوٹھ کر اپنے نہایت خوش لہجہ میں گایا۔ اور تمام لوگوں نے ایک عجیب آواز نکالی۔ جو شہر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ بگر سُننے والوں کو محض "واہ واہ واہ دے" کے علاوہ اور کچھ ہاتھ نہ لگتا تھا۔ اس کے بعد میں نے رئیس اور مجمع کو مخاطب کیا۔ اور قرآن پاک کے بیان کردہ بہشت و دوزخ کو بیان کر کے کفار کو توبہ کرنے اور اسلام کی تلقین کی۔ المختصر میں نے تبلیغ کی۔ اور اللہ کے فضل سے خوب تبلیغ کی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ترجمان "جو مرتد مسلمان تھا" اسلام لایا۔ الحمدللہ۔ ایک نوجوان فوراً مسلمان ہو گیا۔ الحمدللہ۔ اور رئیس دل سے محمد رسول اللہ کا قائل ہو گیا ❊

رئیس کا اخلاص

خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈرتے ہوئے رئیس نے مجھ سے سوال کیا" کیا میں نجات پا سکتا ہوں" میں نے کہا۔ ہاں سن! محمد عربی کو اجازت ہے کہ لوگوں سے کہدے" میرے بچو! اگر تم نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو وہ بخشنے والا رحیم ہے"

مایوس قلب کو ڈھارس ملی۔ اور بت پرست رئیس ادب سے بولا۔ رومن کیتھولک۔ ویلزلین۔ تاؤل جرچ اور آپ کی تعلیم میں سے کون مجھے بچا سکتی ہے۔ اور کیونکر صداقت کو پہچانوں۔ میں نے جواب دیا۔ مسیح محمدی غلامی میں نجات ہے۔ اور عقلمند انسان ہوائی جہاز بنتے ہوئے جنگل کی پُرخطر پگ ڈنڈی یا سڑک کو نہیں پکڑتا۔ مسیح موعود آ گیا۔ زندہ نبی محمدؐ سب سے آخری نبی اور آخری بادشاہ روحانیت ہے۔ رئیس " ہاں ہاں میں سمجھ گیا" اور مجھے اجازت دیں کہ میں سڑک تک حضور کے ہمراہ چلوں۔ نیز۔ آپ بڑے آدمی ہیں۔ گھر پر ٹھہریں۔ مجھے جانے دیں۔ میں غریب مسافر ہوں"

رئیس۔ ہرگز نہیں۔ میرے لئے دُعا فرما دیں۔ میں خادم ہوں۔ یہ دو پونڈ ۱۰ شلنگ آپ کی نذر اور ۱۰ شلنگ آپ کے ہمراہیوں کے لئے۔ اور باصرار تمام با اخلاص رئیس مع نومسلم ترجمان سڑک شاہی تک آیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو اعلانِ اسلام کی توفیق مل جائیگی ❊

اخبار احمدیہ

جلسہ سونگھڑہ کٹک

الحمدللہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو خوب کامیابی کے ساتھ ہوا۔ پوری۔ کیرنگ۔ وغیرہ کے احباب شریک ہوئے۔ ایک صاحب غیر احمدی محمد اسمٰعیل خان صداقت احمدیت کے دلائل سُنکر داخل سلسلہ عالیہ ہو کر مسیح محمدی کے انفاس قدسیہ سے زندہ ہوئے۔

اور وہ شخص جو ہمارے مخالفین میں سردار سمجھا جاتا تھا جس نے ایک احمدی لڑکی کو قبرستان میں جگہ دینے سے بجبر روکا تھا۔ خود زہر کھا کر مرگیا۔ صمصام الدین

تبلیغی پمفلٹ

جناب عبدالحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ انبالہ نے پانچ تبلیغی پمفلٹ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اور دستی پریس پر چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ یہ تبلیغ کا اچھا ذریعہ ہے۔ دیگر سکرٹری صاحبان بھی توجہ فرمائیں ❊

میرا پتہ

چونکہ حضرت سیدنا و اماماً جناب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مجھے از راہ غریب نوازی و بندہ پروری جماعت ہائے احمدیہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا سیاسی نمائندہ مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ سب دوست اپنے خادم کے مفصل پتہ سے آگاہ رہیں۔ لہذا بغرض آگاہی احباب میں اپنا پتہ درج ذیل کرتا ہوں:۔

رحمت منزل۔ احاطہ خام فقیر محمد خان۔ شہر لکھنؤ

محمد زبیر احمدی بادی ثم لکھنوی ❊

درخواست نماز جنازہ

مندرجہ ذیل اسماء ان احباب کے ہیں جو فوت ہو چکے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دُعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ پڑھیں

(۱) مسماۃ نوری بی بی زوجہ حوالدار قطب شاہ پنجوڑیاں۔
(۲) ملک عطار محمد خان صاحب ساکن دو لمیال۔
(۳) مرزا جمیل بیگ صاحب احمدی ساکن دھرم سالہ۔
(۴) مولوی امام علی خان صاحب بسونوری۔
(۵) اہلیہ خانصاحب عبدالغنی خان پنشنر رسیّی
(۶) بابو حبیب اصغر صاحب (راولپنڈی) (۷) جناب ماسٹر محمد طفیل صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کی والدہ محترمہ
(۸) میاں محمد عمر الدین صاحب متوطن ڈنگہ (گوجرات) کی والدہ (۹) والدہ منشی ضیاء الدین صاحب مدرس احمد نگر
(۱۰) مسمی داد ولد بلاؤل قوم جٹ سکنہ کالیہ۔ (۱۱) غلام محمد صاحب ساکن راولپنڈی کی والدہ۔
(۱۲) حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم مولوی جند وڈا صاحب علاقہ ڈیرہ غازیخان (۱۳) میاں احمد دین صاحب سکنہ ترگجن والہ
(۱۴) عبدالحی صاحب سلواہ کی والدہ اور اہلیہ (۱۵) جناب محمد بخش صاحب سوداگر کنجاہ کی ہمشیرہ حیات بی بی۔
(۱۶) شیر محمد صاحب ساکن بھینیاں کے والد مسمی دولو احمدی
(۱۷) جناب غلام احمد خان صاحب پلیڈر پاک پٹن کی دختر حمیدہ بیگم۔

ضرورت

جہلا کارخانہ میں بہت سے فٹروں اور ایک فورمین کی ضرورت ہے۔ اول الذکر کا مشاہرہ ۵۰ روپے سے ۷۵ روپے تک اور موخر الذکر کے لئے ۱۰۰ روپے سے ۱۲۵ تک ہو گا۔ خواہشمند اصحاب جلد تر اپنی درخواستیں معہ نقول سندات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے خط و کتابت کریں۔ نیز ایک اطلاعی کارڈ دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔

پتہ۔ محمد یوسف کیمیکل اسسٹنٹ سٹلمنٹ ورکس جہلا (ای آئی آر)

اخبار کے متعلق

مکرمی جناب منشی غلام نبی صاحب باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ٹریٹوریل فوج میں بھرتی ہو کر دو مہینہ کے لئے جالندھر چھاؤنی میں احمدیہ کمپنی کے ساتھ بحیثیت لیس نائک کام کر رہے ہیں۔ ۸ جنوری ۱۹۲۲ء سے انکی جگہ میں انچارج ہوں۔ اور مولانا سید محفوظ الحق صاحب علمی مدد فرماتے ہیں۔ خاکسار مہر محمد خان احمدی

شکریہ والتجاء دعا

خاکسار جلسہ سے ایک دو روز پہلے سخت بیمار ہو گیا۔ جلسہ پر آنیوالے اکثر احباب عیادت کیلئے آئے۔ اب وہ بذریعہ خطوط میرا حال پوچھتے ہیں۔ میری حالت یہ ہے کہ بخار تو الحمدللہ نہیں۔ مگر دیگر عوارض بازوؤں کو درد۔ اور ان کا خاص طور پر حرکت نہ کر سکنا بدستور ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافی مطلق اس گنہگار کے ذنوب سے درگذر فرمائے۔ اور صحت کاملہ بخشے۔ فرداً فرداً لکھنے سے بوجہ تکلیف بازو معذور۔ (اکمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ء

جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ
بابت ۱۹۲۱ء

جلسہ کا دوسرا دن - ۲۷ر دسمبر
دوسرا اجلاس

آج بھی حسب معمول نماز ظہر و عصر دونوں جمع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی اقتدا میں پڑھی گئیں۔ اور حضور بعد از فراغت نماز دو بجکر آٹھ منٹ پر سٹیج پر تشریف لائے۔ سورہ النجم کا پہلا حصہ جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت کیا۔

اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کھڑے ہوئے۔ قبل اس کے کہ ہم اس کا اور حضور کی باقی تقریروں کا خلاصہ درج کریں۔ یہ بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم درج کرینگے وہ حضور کی تقریروں کا ہمارے الفاظ میں مفہوم ہوگا۔ بہر حال حضور کھڑے ہوئے اور

فرمایا

کہ اب ایک مضمون پڑھا جانیوالا ہے۔ قبل اس کے کہ یہ مضمون پڑھا جائے۔ اس کے متعلق میں اپنے دوستوں سے ایک بات بیان کرتا ہوں۔ کہ کچھ دنوں سے مولوی سید محمد احسن صاحب بطور مہمان یہاں آئے ہوئے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے ایک دفعہ لکھا تھا۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب کا فیصلہ مامور کے فیصلہ پر بھی مقدم ہے۔ اب ان کو فکر ہے کہ اگر انھوں نے بیعت کر لی۔ تو وہ کیا کرینگے۔ اسلئے وہ روز نئی نئی باتیں نکالتے اور مشہور کرتے رہتے ہیں۔ غرض ایک عجیب گھبراہٹ کی حالت میں ہیں۔ جو شخص بندوں کو خدا بناتا ہے۔ اسکی یہی حالت ہوتی ہے۔ اکرام ضعیف چونکہ خدا و رسول کا حکم ہے۔ اسلئے مولوی صاحب نے جب مضمون پڑھنے کی خواہش کی۔ تو میں نے اپنے وقت میں اجازت دی۔ اور مولوی صاحب یوں بھی پرانے آدمی ہیں اور انکو حضرت صاحب کے وقت میں خدمت کا موقع ملا ہے۔ اس سے زیادہ اس مضمون کے پڑھے جانے کے اور کوئی معنے نہیں۔ اسلئے مولوی محمد علی صاحب کو گھبراہٹ سے بچانے کے لئے خود ہی کہہ دیتا ہوں کہ مولوی صاحب نے بیعت نہیں کی۔ اس مضمون کے پڑھے جانے کے بعد خدا تعالیٰ جب مجھے توفیق دیگا۔ وہ میں بیان کرونگا۔

اسکے بعد مولوی جلال الدین صاحب نے جناب مولوی محمد احسن صاحب کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جو ۲ منٹ میں ختم ہوا۔ اس مضمون کے بعد حضور خلیفۃ المسیح کھڑے ہوئے اور اپنی ایک رؤیا کا ذکر کیا۔ جو اس نظم کی محرک ہوئی تھی، جو "جلوہ طور" کے نام سے الفضل کے نمبر ا کے صفحہ اول پر چھپ چکی ہے۔

جب یہ نظم پڑھی جا چکی، تو ترنم ختم ہوئے پھر حضور کھڑے ہوئے۔ اور تشہد، تعوذ، فاتحہ اور سورہ اعراف کا رکوع ۲ واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا (سے لیکر آخر) وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ آپ لوگ میری بیماری کے متعلق پڑھتے رہے ہیں۔ اپریل میں نزلہ ہوا تھا۔ اس کے بعد بخار ہو گیا۔ اس طرح نو مہینے بیماری میں گذر گئے۔ اسی لئے کشمیر گیا تھا۔ وہاں کچھ آرام ہوا۔ لیکن جب وہاں احباب نے کہا کہ ہم مرکز سے بہت دور ہیں اور غریب ہیں۔ جلسہ میں ہمارا آنا مشکل ہے۔ آپ یہاں لیکچر دیں۔ میں نے مجالس میں کہا کہ یہ بات اچھی نہیں۔ کہ کوئی حق باتیں سننا چاہے۔ اور میں نہ سناؤں۔ وہاں متواتر تقریروں سے پھر بخار ہو گیا۔ اب جلسہ سے بیس دن پہلے بخار سے آرام ہوا۔ مگر اب کھانسی کا شدت سے سلسلہ جاری ہے۔ جس سے شاید تمام احباب تک آواز نہ پہنچ سکے۔ لیکن نیک نیتی سے جو کوئی بات سناتا ہے تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی بات سنا دیتا ہے۔

تیمارداروں کے لئے دُعا۔ مضمون سے پہلے میں ایک اور بات کہتا ہوں۔ جو بندوں کا شکر نہ کرے۔ وہ خدا کا شکر نہیں کر سکتا۔ شفا دینا تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر اس بیماری کی حالت میں جنھوں نے خاص تیمارداری کی۔ وہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مولوی (حکیم) غلام محمد صاحب شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول ہیں۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تو اپنی ملازمت کو چھوڑ کر ہی یہاں آگئے ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ جہاں احباب میرے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان دونوں کے لئے بھی خاص دعا کریں ؛

مسجد احمدیہ کے لئے جو چندہ ہوا۔ وہ ۹۲ ہزار وصول ہوا۔ باقی قابل وصول ہے۔ ۴ ہزار پونڈ سے مسجد کیلئے زمین لے لی گئی .. .. کچھ روپیہ سے یہاں زمین خرید لی گئی۔ کہ اس سے کچھ عرصہ میں بہت نفع ہوگا۔ کچھ خدا نے خاص رقمیں دیں۔ اور دینے والوں نے مجھے اختیار دیا کہ میں جہاں چاہوں۔ خرچ کروں۔ میں نے اس رقم سے لنڈن میں تجارت شروع کرا دی ہے [illegible] اور یہاں کے خزانے پر ان کا بوجھ نہ ہوگا۔ خواجہ صاحب نے وہاں کی تجارت دیکھ کر شائع کیا کہ میاں صاحب ذاتی تجارت کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ وہ روپیہ میرے پاس ہے نہ وہ میری تجارت ہے۔ چار خزانے والے دیتے ہیں۔ ہاں نگرانی میری ہے۔ کیونکہ خدا نے مجھے ذمہ دار بنایا ہے۔

بک ڈپو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو ختم ہو گئی تھیں۔ اور اب تک چھپ رہی تھیں پہلے ہم ان کو چھپواتے تھے۔ مگر اب ہم نے وہ سلسلہ کے سپرد کر دیں۔ اور میں نے تجویز کی۔ کہ ایک مستقل سرمایہ سے ایک بک ڈپو تالیف و اشاعت کے ماتحت کھولا جائے۔ جو حضرت اقدس کی کتب اور دیگر سلسلہ کی اہم کتب چھپوا کر شائع کرے۔ اس کے لئے میں نے احباب کو خاص چٹھی اپنے دستخطوں سے لکھی۔ کہ وہ سو سو روپیہ کا حصہ ڈالیں۔ اس میں اس طرح میری تحریک سے گیارہ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اب حقیقۃ الوحی کی چھپائی شروع ہے اسی بک ڈپو نے میری ایک تصنیف مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں اور ایک پچھلے سال کی تقریروں کا مجموعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شایع کیا ہے۔ ارادہ ہے کہ حضرت کی کتب لائبریری اڈیشن میں شایع کی جائیں۔ اور احباب کو چاہیئے کہ غیروں میں فروخت کریں۔ اپنے پاس سے قیمت دیکر کتاب کسی غیر کو دینا مفید بات نہیں۔

تبلیغ میں خدائی مدد۔ میں نے پچھلے سال تبلیغ کے لئے خاص طور پر کہا تھا۔ مگر اس دفعہ آپ لوگوں نے کم توجہ کی لیکن ہمیشہ کے رب نے میری بات کو پورا کیا۔ اور اٹھارہ ہزار کے قریب نئے لوگ افریقہ میں داخل اسلام کئے۔ مجھے آپ پر شکوہ ہے۔ کہ آپ نے کچھ زیادہ کام نہیں کیا۔

معافی۔ کل جس شخص نے کھڑے ہو کر ایسے رنگ میں اپنی ایک شکایت پیش کی۔ جس سے شریعت کی ہتک ہوتی۔ وہ قسمیں کھاتا ہے۔ کہ مجھے معلوم نہ تھا۔ اسلئے میں نے اسکو معاف کر دیا ہے۔ اور احباب کو بھی کہتا ہوں کہ اس کے متعلق برا خیال اپنے دل میں نہ رکھیں۔ حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا۔ اور کہا کہ کیا کرتا ہے اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو چوری نہیں کرتا تھا۔ آپ نے کہا کہ میں اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں [illegible] حسن ظنی سے کام لیکر معاف کر دیں۔ تو اس کا ہمیں بہت فائدہ خدا کی طرف سے ملیگا۔

مفتی صاحب کے لئے دعا۔ مفتی محمد صادق صاحب نے باوجود مشکلات کے امریکہ سے رسالہ جاری کر دیا ہے۔ ہماری مشکلات سے ان کو بھی مشکلات رہی ہیں۔ حتیٰ کہ چھ چھ مہینے تک ہم انکو خرچ نہیں بھیج سکے۔ مگر وہ کام میں مصروف رہے یہاں تک کہ انہوں نے سامان فرش میز کرسی وغیرہ بیچکر کرایہ دیا۔ اور دورہ کر کے گذارہ کیا۔ یہ تقویٰ کی بات ہے۔ ان کے لئے دعا کی جائے۔

چندہ۔ اس سال زمیندار دوستوں نے کم دئے ہیں۔ میں زمیندار احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ادھر توجہ کریں۔ باقی احباب نے ۳۰ ہزار روپیہ کا آٹا خرید کر کھایا۔ اور چندہ پورا دیا۔ مگر انہوں نے اپنے گھروں کے کھیت کھائے۔ اور چندے میں کمی کی۔ چونکہ میں بھی زمیندار کہلاتا ہوں۔ اسلئے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک مربع والا جماعت کو سو روپیہ قرض دے اور میں اپنے بھائیوں کو جو کام کرتے ہیں کہتا ہوں کہ وہ کم از کم اس کا دگنا دیں۔

خوشخبری۔ افریقہ کی جماعت خدا کے فضل سے بہت ترقی کر رہی ہے۔ وہاں کے لوگوں نے آج کانفرنس کی ہے کہ سوچا جائے کہ احمدیت کو کس طرح اس علاقہ میں پھیلایا جائے۔ وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ ایک سو اسی غیر مسلم اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ بڑی تعداد ہے۔ ورنہ اب تک زیادہ مسلمان کہلانیوالے ہی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

ولایت میں اب مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ ایک مضمون چھپا تھا کہ انکو تبلیغ کرنے سے روک دیا جائے۔ مگر اس کا جواب ہماری طرف سے چھپ گیا ہے۔ ایک نوجوان انگریز جس نے پادری کے لئے زندگی وقف کی تھی اب مسلمان ہو گیا ہے اور گھر بار چھوڑ کر وہ ہماری مسجد میں آ رہا ہے۔

سیاسی شورش میں سیاست کے متعلق ایک گر بیان کر دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی غرض بعثت یہ تھی کہ قوموں میں جنگ نہ ہو۔ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ حکومتوں میں جوش و نفرت نہ ہو جب کسی قوم سے نفرت پھیلائی جائیگی۔ اور حکومت کو بدنام کیا جائیگا تو امن کا قیام مشکل ہے۔ ہماری اغراض کیلئے امن کا قیام ضروری ہے۔ خواہ وہ لوگ ہمیں حق پر سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مگر ہم ملک کا امن برباد ہونے نہیں دینا چاہتے۔ دوسری بات جو ہمیں مسیح موعود نے سکھائی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارا پیغام ساری دنیا کی طرف ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہندوستانی ہمارا بھائی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ انسان ہمارا بھائی ہے۔ گاندھی کا وطن صرف ہندوستان ہے۔ لیکن ہمارا وطن تمام دنیا ہے ہم رب العالمین کے بندے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔ جو بروز محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کا پیغام سارے جہان کی طرف ہے۔ اسلئے ہم نے ساری دنیا میں امن قائم کرنا ہے جو امن کو برباد کرنا چاہتے ہوں۔ ہم ان سے ملکر کام نہیں کر سکتے۔ اگر کہا جائے کہ ہم حصہ نہ لیں۔ خاموش بیٹھے رہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ فساد مٹائے بغیر نہیں مٹا کرتا۔

اصل بات یہ ہے کہ مذاہب دنیا میں امن قائم کرتے ہیں حضرت مسیح موعود کا نام امن و صلح کا شہزادہ رکھا گیا ہے اسلئے ہم لوگ جو آپ کے پیرو ہیں۔ کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتے۔ جو امن و صلح کو توڑنے والی ہو۔

ہندو لوگ کہتے ہیں کہ ترک موالات کے ذریعہ فتح ہوگی مگر ہمارے نزدیک موالات کے ذریعہ یقینی فتح ہے۔ ہم قومیت کو مٹا کر مذہب قائم کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ جنگ سامان عمارت ہے۔ وقت آگیا ہے۔ کہ یضع الحرب کا نظارہ دیکھے۔ ہم لوگ جو اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو اسلئے کہ جنگ کے مٹانے کے لئے بھی ایک جنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسلام کی حکومت۔ اور اصل تو یہ ہے کہ ہم نہ انگریزوں کی حکومت چاہتے ہیں نہ ہندوؤں کی۔ ہم تو اسلام کی اور احمدیت کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ صلح قائم رکھکر ہی قائم ہوگی۔ نہ حکومتوں کو بدلکر بلکہ مذہب پھیلا کر۔ اسلئے ہم اس کمیٹی میں کیوں حصہ لیں۔

یورپ مسلمان ہوگا۔ حضرت اقدس کی پیشگوئی ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ یورپ مسلمان ہوگا۔ لارڈ کرزن اور مسٹر لائڈ جارج کتنا ہی اسلام کو مٹانا چاہیں۔ مگر ان کی اولاد ضرور مسلمان ہوگی آخر یہ دشمن ہیں۔ مگر ابوجہل سے بڑھ کر تو نہیں۔ دیکھو ابوجہل سے عکرمہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا لارڈ کرزن اور مسٹر لائڈ جارج کی اولاد میں خدا تعالیٰ عکرمہ کی مانند انسان پیدا نہیں کر سکتا۔

اسکے بعد حضور نے بطور تمہید پہلے اصل مضمون کی اہمیت بیان فرمائی اور فرمایا کہ آج تک جو مضامین بیان ہوئے ہیں وہ فرعیات ہیں اور یہ اصل۔ سب مضمون اس کے تحت ہیں۔ مگر کسی نے نہیں نکالا۔ پہلوں نے اسکو بیان کیا۔ اور میں اب بیان کرتا ہوں۔ ۱۹۱۴ء میں بھی میں نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا۔ اور جب تک زندہ ہوں۔ انشاء اللہ بیان کرتا رہونگا۔ اور یہ مضمون اور بھی بیان کرینگے۔ مگر اسکو ختم نہیں کر سکینگے۔ میں مبالغہ نہیں کرتا جو کہتا ہوں کہ ہر ایک مضمون اس کے اندر ہے۔ یہ مضمون ذات باری کے متعلق ہے۔

اسکے بعد اصل مضمون کو شروع فرمایا۔ یہ مضمون کیسا تھا۔ جب یہ چھپ کر سامنے آئیگا۔ وہ ہی نہیں دشمن بھی انشاء اللہ محسوس کریگا کہ ہاں خدا کو دکھا دیا گیا۔ اور انکو علم ہوگا کہ عارف کے سوا اور کسی شخص کو اس مضمون کی جھلک بھی نظر نہیں آسکتی۔ یہ تقریر ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے اعلان فرمایا۔ کہ حافظ روشن علی صاحب پڑھائینگے۔

جلسہ کا تیسرا دن۔ ۲۸ دسمبر

پہلا اجلاس

آج جلسہ کی کارروائی ۴۰ منٹ دیر سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم نہیں پڑھی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوۃ پر محمد علی مونگھیری کے اعتراضات کے جواب

اب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر کا وقت تھا۔ آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میرا مضمون ہے "نبوت پر محمد علی مونگھیری کے اعتراضات کے جواب" محمد علی کے بہت سے اعتراضات ہیں۔ اور وقت بہت تنگ ہے۔ یعنی صرف ایک گھنٹہ۔ اسمیں میں کتنے اعتراضات کا جواب دے سکتا ہوں؟ اسلئے اسوقت جو کچھ میں بیان کرونگا۔ وہ محض امتثال امر کے ماتحت حصول ثواب کیلئے ہے۔ اور جو کچھ آپ سنینگے۔ اس سے آپکو بھی ثواب ہوگا۔

بات یہ ہے کہ جو لوگ حق کی مخالفت پر کمر باندھ لیتے ہیں۔ وہ دیانت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور انصاف کو مدنظر نہیں رکھتے ان لوگوں کا قاعدہ ہے کہ وہ متشابہات کی طرف جاتے ہیں۔ اور محکمات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ وہ قرآن و حدیث میں ہیں۔ مگر معترضین صرف اعتراض سے تعلق رکھتے ہیں۔

قبل کسی اعتراض کا جواب دینے کے میں حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ کہ جو آپکی اہانت کا ارادہ کریگا۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اسکو ذلیل کردونگا۔ اب میں اسکی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ مونگھیری اعتراض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب شہادت القرآن کے صفحہ ۴۱ پر جو درج ہے کہ بخاری میں آتا ہے کہ آسمان سے آواز آئیگی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی وہ کہتا ہے کہ بخاری میں یہ حدیث دکھاؤ۔ اور پھر مونگھیری احمدیوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ کیا ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے۔ اور حضرت اقدس کو وہ دلیر جھوٹا ٹھہراتا ہے۔ مگر میں دکھاتا ہوں کہ اس نے یہ رویہ اختیار کرکے آپکی ہتک کرنی چاہی۔ لیکن خداتعالیٰ نے اسکو پاداش میں اسکو کیسا ذلیل کیا۔

اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ازالہ اوہام میں حضرت صاحب نے مہدی کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مہدی کی احادیث مجروح ہیں اور امام بخاری نے مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں لکھی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو معلوم تھا کہ بخاری میں کوئی مہدی کی حدیث نہیں۔ اسلئے شہادت القرآن میں جو لکھا گیا۔ وہ سبقت قلم کہا جائیگا۔ اگر سبقت قلم سے کسی کو جھوٹا۔ اور کیا لکھا جا سکتا ہے تو دیکھو حدیث کی کتابوں میں بعض اماموں سے بھی سبقت قلم ہوگئی ہے۔ مثلاً امام بیہقی نے اپنی کتاب الاسماء والصفات میں حدیث نزول مسیح درج کی ہے۔ اور اسمیں برخلاف روایت بخاری کے "سماء" کا لفظ زیادہ درج کیا گیا ہے۔ اور نیچے لکھا ہے کہ یہ صحیح بخاری سے منقول ہے۔ حالانکہ بخاری کے کسی نسخہ میں یہ لفظ نہیں۔ کیا مونگھیری امام بیہقی کے متعلق بھی یہی لفظ کہیگا۔ پھر اسی مونگھیری نے اسی رسالہ میں جسمیں اعتراض کیا ہے۔ حضرت صاحب کو "قمر الانبیاء" کے دعوی کا مدعی لکھا ہے۔ حالانکہ حضرت صاحب نے قمر الانبیاء اپنے آپکو نہیں کہا۔ بلکہ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے لئے الہام ہے۔ پھر چند اور اعتراض کئے ہیں۔ اور ان اعتراضات کا ماخذ "سیرۃ الابدال" قرار دیکر لکھا ہے کہ اس کتاب کے باب دوم صفحہ ۴۱ میں ایسا لکھا ہے۔ حالانکہ "سیرۃ الابدال" کا نہ کوئی باب دوسرا ہے نہ صفحہ ۴۱۔ کیونکہ وہ کل ۱۵ صفحہ کا رسالہ ہے۔ پھر لکھا ہے کہ سیرۃ الابدال موٹے حرفوں میں چھپا ہے۔ اور اس کا ترجمہ پارسی اور اردو میں نیچے درج ہے۔ حالانکہ اب تک اس کا کوئی ترجمہ ہی شائع نہیں ہوا کیا معترض کیلئے یہ [illegible] کم ہے کہ اس [illegible] سے حضرت اقدس پر حملہ کرنا چاہا۔ خدا نے اسی راستے سے اسکو ذلیل کیا۔

اب میں اعتراضات کو لیتا ہوں۔ جو نبوت کے متعلق اس نے کئے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ آیۃ خاتم النبیین مع تاویلات حدیثیہ سے مرزا صاحب کا دعویٰ غلط ہے۔ اس کا الزامی جواب تو یہ ہے کہ جب آپ لوگ حضرت مسیح اسرائیلی کے متعلق اعتقاد رکھتے ہیں کہ باوجود آیۃ خاتم النبیین مع تاویلات کے ہوتے ہوئے وہ تشریف لائینگے۔ تو ہم اگر کہتے ہیں کہ اسی امت میں سے ایک شخص اسی نام سے آسکتا ہے۔ اور وہ نبی و رسول کا خطاب پا سکتا ہے۔ تو پھر اعتراض کہاں رہا۔

اب میں اس آیۃ کی شان نزول کو لیتا ہوں۔ زید نے جب اپنی بیوی کو طلاق (دیدی)۔ اور آنحضرت صلعم نے اس سے نکاح کر لیا تو معترضین نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے اپنے متبنیٰ کی مطلقہ سے جو آپکے بیٹے کی بیوی کی حیثیت رکھتی تھی۔ نکاح کر لیا ہے۔ یہ آیۃ اس واقعہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اس آیۃ میں آنحضرت صلعم کی کسی مرد کی ابوۃ جسمانی سے انکار کیا گیا ہے اور آپکے ابوۃ روحانی کے لئے لفظ رسول استعمال کرکے ایک اور زائد بات بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ آپکے متعلق فرمایا "خاتم النبیین" یعنی آپ نبیوں کے خاتم ہیں۔ اگر خاتم النبیین کے صرف یہی معنے ہوں کہ آپ نبیوں کے آخر میں آئے ہیں تو اسمیں کوئی فضیلت نہیں۔ حالانکہ یہ کلمہ محل مدح میں واقع ہے۔ اور وہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے مصدق النبیین کئے جائیں۔ اس آیۃ سے پہلے کی جو آیات ہیں انمیں اعتراض کا ازالہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح کر لیا۔ گویا بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس اعتراض کے متعلق فرمایا کہ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ۔ و کان امر اللہ قدرا مقدورا۔ یعنی آنحضرت صلعم کا یہ فعل کوئی نیا نہیں۔ بلکہ قدیم سے یہ سنت اللہ ہے کہ متبنیٰ درحقیقت بیٹا نہیں ہوتا اس لئے اسکی مطلقہ سے نکاح حرام نہیں ہے۔

مولانا ابھی یہیں تک بیان کرنے پائے تھے کہ آپکا وقت ختم ہو گیا۔ اسلئے آپنے اپنی تقریر کو ناتمام ختم کیا۔ اسکے بعد :

رپورٹ نظارت بیت المال و اپیل

کا وقت تھا۔ چنانچہ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے محکمہ کی رپورٹ باختصار سنانے کی کوشش کی۔ ہم ذیل میں اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ آپنے کہا کہ برادران! امسال میں نے بہت سی تحریکات کی ہیں۔ جنپر آپ نے توجہ کی ہے۔ میں اس کیلئے آپ کا شکر گزار ہوں۔

بعض احباب نے چندہ کے [illegible] فرمایا ہے۔ ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ جنمیں بالخصوص چودھری [illegible] صاحب وکیل سیالکوٹ۔ چودھری حاکم علی صاحب چک پنیار (شاہ پور) حافظ سید عبد الوحید صاحب منصوری قابل شکریہ ہیں۔ میں اسوقت اختصار کے لحاظ سے بہت [illegible] پیش کرتا ہوں۔ سال گذشتہ کی ابتدا یعنی اکتوبر ۱۹۳۰ء کے وقت ہم پر ساٹھ ہزار کا بار تھا۔ کیونکہ ایک لاکھ اکیاسی ہزار کے بجٹ آمد کے مقابلہ میں جو اس سال کے لئے مقرر کیا گیا تھا صرف ایک لاکھ اکیس ہزار آمد ہوئی تھی۔ لیکن چونکہ اس سال ایک لاکھ کے قریب چندہ مسجد اور ڈیڑھ لاکھ کا بار خرید اراضی کا بھی جماعت نے اٹھایا تھا۔ یہ ساٹھ ہزار کی کمی نہیں سمجھی گئی تھی اور امید تھی کہ آئندہ سال بجائے ایک لاکھ اسی ہزار کے دو لاکھ چالیس ہزار تک چندہ ہو سکیگا۔ مگر اس سال بجائے لاکھ کے ایک لاکھ چالیس ہزار بھی چندہ نہیں ہوا اور اب یہ بار ایک لاکھ سے بھی بڑھ گیا۔ جسمیں ستر ہزار کے بل واجب الادا ہیں۔ اور باقی رقم بعض خاص احباب سے قرض لیگئی ہے۔ گو اس سال بوجہ قحط و گرانی کے چندہ میں کافی ترقی نہیں ہوئی پھر بھی اسقدر بڑے بار کے اٹھنے کی آئندہ سال کسی طرح صورت نہ تھی۔ اس لئے ہر مد کے اخراجات میں حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر ہدایت نہایت درجہ تخفیف کی گئی ہے۔ مگر باوجود اس تخفیف کے بھی قرضہ کا بار اس سال اتارنا نہایت دشوار ہے جبتک کہ جماعت معمولی چندہ سے ایک لاکھ کی رقم اور زائد مہیا نہ کرے تب تک بوجھ اس سال نہیں اتر سکتا:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان مشکلات کے باعث ایک چندہ خاص کی تحریک جو ایک ہزار فی کس تھا خاص خاص دوستوں سے کی گئی تھی۔ اس تحریک پر سب سے پہلے حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ اور بابو سراج الدین صاحب ایچ پورا اور ملک صاحب خان صاحب وغیرہ احباب نے توجہ کی۔ اور بعض احباب کے وعدے امسال پورے ہونے والے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے نام بنام تمام جماعتوں کے سالانہ چندوں کی تفصیل سنانا شروع کی مگر وقت نے اجازت نہ دی۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ اب اپیل کی جائے۔ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے چندہ کی اپیل کی۔ آپ نے کسی لمبی تقریر کو غیر ضروری خیال فرما کر اسی قدر پر اکتفا فرمائی کہ صاحبان چندہ دو۔ اور ایک دو اور فقرے بھی کہے اس پر کسی قدر چندہ ہوا۔ مگر پھر جناب حافظ روشن علی صاحب نے کھڑے ہو کر تلاوت قرآن کریم کے بعد چندہ کے لئے اپیل کی اور کہا کہ اس وقت لوگوں کی تمام تر توجہ سیاسیات کی طرف [illegible] صرف احمدی ہی ہیں۔ جنہوں نے دین کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اسلام کی اس وقت ایسی ہی حالت ہے جیسی رسول اللہ صلعم کی مکہ میں تھی۔ یعنی جب مکہ والوں نے گویا آپ کو دھکے دیئے مدینہ والوں نے آپ کی رفاقت کا اقرار کیا۔ اسی طرح آج مسلمان کہلانے والوں نے اسلام کو اپنے گھروں سے نکال دیا ہے۔ اور وہ احمدی ہی ہیں جنہوں نے اسلام کو اپنے سینہ سے لگا کر تمام دنیا سے اس کے لئے جنگ کی ٹھان لی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ احمدی اپنی جانوں پر اسلام کو مقدم کر رہے ہیں۔ جو شخص خدا کی راہ میں دیتا ہے۔ اور اس سے نبیوں اور اس کے قائم مقاموں کی نذر کرتا ہے۔ وہ اپنے بیج کو ضائع نہیں کرتا۔ کیونکہ خدا کی راہ میں دیا ہوا مال پھلتا ہے۔ اور پھولتا ہے۔ اور خدا اس کھیت کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ادھر تو اس پر دھڑا دھڑ چندہ ہو رہا تھا ادھر جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تجویز پیش کی کہ [illegible] سٹیج پر بیٹھے ہیں وہ دو ہزار روپیہ دیں۔ اگرچہ عام اپیل میں بھی سٹیج والے احباب چندہ دے چکے تھے مگر اس تحریک پر عمل کرنے کے لئے جناب چوہدری صاحب موصوف اور جناب میر بشارت احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن نے سٹیج والوں سے نقد اور وعدے لینے شروع کر دئے۔ شکر ہو کہ سٹیج والوں نے دو ہزار سے بڑھ کر تین ہزار کی رقم پوری کر دی۔ عام چندہ بھی ہوا جس کی کل مقدار ایام جلسہ کی ۱۳ ہزار سے اوپر ہے اور سات ہزار سے اوپر وعدے بھی ہیں۔ لیکن جو ضروریات در پیش ہیں ان کے لئے رقوم کافی نہیں۔ احباب اپنے وعدوں کے ایفاء اور فصل خریف اور دیگر چندوں سے غافل نہ ہوں۔

گو یہاں اس قدر کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ ہمارے سالانہ جلسہ کی غرض وصولی چندہ نہیں ہوتی کیونکہ جماعت کا چندہ مقررہ ہے۔ اور اس کے اوقات مقرر ہیں۔ اس وقت تو اس مقررہ چندہ کے علاوہ کوئی تحریک کی جاتی ہے اس لئے اگر کم چندہ ہو تو اس سے جماعت کے اخلاص پر حرف نہیں آ سکتا۔

ایک فتویٰ جبکہ حافظ صاحب تقریر کر رہے تھے ایک فتوے آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ جو لوگ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ حالانکہ وہ کمزور نہیں ان کی نماز کے متعلق کیا فتوے ہے۔ فرمایا کہ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ حالانکہ وہ کمزور نہیں۔ اس کو نصف ثواب ملیگا۔

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے بھی مختصر تقریر میں تحریک چندہ کی یہ کارروائی ۲ بجے کے بعد تک ہوتی رہی۔ جب حضرت صاحب تشریف لے آئے نمازیں جمع کر کے پڑھائی گئیں۔

اخبار میں سلسلہ نظم

"اخبار میں ایک حصہ نظم کا لگاتار ہونا چاہیئے۔ اور وہ ہمارے سلسلہ کے متعلق ہوا کرے" (ضمیمہ پرچہ ۲۴ اپریل ۰۳ء اخبار بدر)
(حضرت مسیح موعود)

کلام الامام

خطبہ نکاح

(۱۶ نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا دوست ٹھہر جائیں۔ ایک نکاح ہے۔ جب پچھلی صف کے نمازی فارغ ہو چکے۔ اور آپ کو اطلاع دی گئی۔ کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ تو آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ

انسان کی پیدائش میں محبت رکھی گئی ہے

انسانی پیدائش میں اللہ تعالیٰ نے ایسے اسرار مخفی رکھے ہیں۔ جن سے اس کی ذات کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ ان اسرار میں سے ایک سر وہ انس اور محبت ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالیٰ نے ودیعت کیا۔ خواہ کوئی کتنا ہی سنگ دل انسان ہو۔ پھر بھی اسکے دل میں محبت مخفی ہوتی ہے۔ ڈاکوؤں اور قاتلوں اور ظالم بادشاہوں کو بھی دیکھا گیا ہے۔ تو ان کو بھی بعض وجودوں سے محبت ہوتی ہے۔ یہ محبت انسانی قلب میں پیدا کر کے خدا تعالیٰ نے انسان کی توجہ اپنی طرف پھیری ہے۔ اور انسان کے دل میں آگ لگا دی ہے۔ تاکہ اس کو معلوم ہو کہ اس کی عین راحت خدا تعالیٰ میں ہے۔

عورت کے دل میں مرد کی اور مرد کے دل میں عورت کی۔ اور اولاد کی تڑپ اور محبت رکھی گئی ہے۔ وہ ان محبتوں کو چکھتا۔ اور ان سے مسرور ہوتا ہے۔ لیکن ان محبتوں سے لذت یاب ہو کر اس کے دل میں ایک اور آگ لگتی ہے۔ جیسے کہ پھوڑے پر کھجلی ہوتی ہے۔ انسان کھجلاتا ہے۔ اور اس کھجلانے میں اس کو ایک مزا آتا ہے۔ لیکن وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ میرا پھوڑا اچھا ہو رہا ہے۔ اور اس وقت اندازہ کرتا ہے۔ کہ جب میرا پھوڑا بالکل ہی اچھا ہو جائیگا۔ تو مجھکو کتنی راحت ہوگی۔ گر یہ کھجلی ہی اس کی انتہائی خوشی کا موجب نہیں ہوتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زن و فرزند کی محبت کامل ذریعۂ راحت نہیں

اسی طرح انسان کے دل میں جو محبت ہے، وہ جن چیزوں سے محبت کرتا ہے۔ اسمیں اسکو محسوس ہوتا ہے کہ میری راحت مکمل نہیں۔ وہ بیوی سے محبت کرتا ہے۔ اولاد سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اس محبت سے اسکو کامل خوشی نہیں ملتی۔ بلکہ ان راحتوں کے باوجود اس کا دل محسوس کرتا رہتا ہے کہ ابھی میری راحت میں کمی ہے۔ اور میری راحت ان چیزوں کے علاوہ کسی اعلےٰ چیز میں ہے۔ کیونکہ محبتوں کے نتیجہ میں حاصل ہونیوالی راحت اس خارش کے مشابہ ہوتی ہے جو پھوڑے پر ہوتی ہے۔ اور اس سے ایک راحت پہنچتی ہے۔ ان راحتوں کے باوجود اگر وہ راحت نہ ملے۔ تو یہ تمام راحتیں اکارت ہوتی ہیں:

غرض یہ تمام تعلقات اس لئے ہیں کہ انسان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرے۔ اور اسی لئے نکاح کے معاملہ میں تقویٰ اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ جسمیں بتایا کہ تم اس پاگل کی طرح نہ ہونا جو پھوڑے کا علاج اس لئے نہ کرے کہ اس کو کھجلانے میں ایک راحت ملتی ہے۔ کیونکہ اصل راحت اس کھجلی میں نہیں۔ جو پھوڑے پر ہوتی ہے۔ بلکہ کامل صحت میں ہے۔ جو اس کے بعد ہے۔ اس لئے انسان کو خواہ کس قدر بھی سامان راحت حاصل ہوں۔ اس کی راحت مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک اسکو خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو:

کامل راحت تعلق باللہ میں ہے

میاں بیوی کے تعلقات پھوڑے کو سہلانے کے مشابہ ہیں۔ ان میں بھی راحت ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس راحت کے انسان محسوس کرتا ہے۔ کہ مجھ کو کامل راحت نہیں کیونکہ جہاں اسکو ان تعلقات میں راحت حاصل ہوتی ہے وہاں اس کے ذمہ بہت سے فرائض بھی لگ جاتے۔ بچے راحت کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن اگر بیمار ہوں۔ تو انکی دوا اور تیمارداری کی فکر۔ ان کے کھانے پینے کی فکر اور ان کی تعلیم کی دقتیں۔ ان کی تربیت کا خیال۔ غرض گوناگوں دقتیں اور تکلیفیں ایک راحت کے مقابلہ میں ہوتی ہیں۔ بیوی سے راحت ہوتی ہے مگر اس کے حقوق کا بار بھی انسان پر پڑ جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ میری کامل راحت تو خدا تعالیٰ میں ہے اور یہ تعلقات خدا کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہوتے ہیں انہی تعلقات میں پھنس جانا اور انہی میں اپنی راحت کو محدود اور منحصر سمجھتے رہنا غلطی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا۔ "اتقوا اللہ"۔ "اتقوا اللہ"۔ "اتقوا اللہ" اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہی تعلقات میں نہ پڑے رہو۔ بلکہ اپنی کامل راحت یعنی خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔

مختصر نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح پر مولوی محمد علی صاحب کا افترا

پونے چار مہینے گذر گئے ہیں۔ ہم نے مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام بلڈنگس سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ نے جو تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اپنی وفات سے چار پانچ ماہ پیشتر اپنی بھتیجی کا جنازہ پڑھا جو احمدی نہ تھی

اور آپ کے پیچھے خود میاں صاحب نے بھی پڑھا

اس کا کیا ثبوت ہے۔ آپ اس پر بینہ لائیں۔ مگر تا حال مولوی محمد علی صاحب نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ البتہ ایک اور مضمون کے جواب میں ایڈیٹر صاحب پیغام نے لکھا ہے کہ میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح) حلف اٹھائیں کہ جنازہ نہیں پڑھا۔

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ پہلے الزام لگاتے ہیں۔ اور جب قاعدہ شریعت اسلامی ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ حلف اٹھاؤ۔

جناب من! ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے۔ آپ نے ایک دعویٰ کیا ہے والبینۃ علی المدعی کے مطابق آپ اس پر گواہ لائیے۔ کیا آپ لوگ مسیح موعود سے روگردانی کے ساتھ اسلام کے قانون شریعت کو بھی جواب دے بیٹھے۔ جو الٹا ہم سے حلف طلب کرتے ہیں۔ اگر البینۃ علی المدعی کا حکم نہ ہو۔ تو ہزاروں شریر اور گندے شریف مردوں اور شریف عورتوں پر زنا وغیرہ کا الزام لگا دیا کریں۔ اور جب ان سے ثبوت طلب کیا جائے۔ تو کہدیں کہ اگر یہ درست نہیں تو قسم کھاؤ۔ اسی قسم کی روک تھام کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمٰنین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدًا و اولٰئک ھم الفاسقون۔ غالباً آیت کے آخری حصہ کا اپنے آپکو صحیح مصداق ثابت کرنے کے لئے پھر کوئی ثبوت نہیں پیش کیا گیا۔ اسلئے دوبارہ یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ اگر اب کے بھی کوئی جواب نہ ملا تو دنیا والے گواہ رہیں کہ ایک بار اور میں نے اس بات کا ثبوت دیدیا ہے کہ خلفاء کا انکار انسان کو فاسق بنا دیتا ہے۔

(اکمل قادیان)

صادق ٹپیالوی سے حوالہ کا مطالبہ

۸۔ دسمبر کے الفضل میں آج سے ایک ماہ پیشتر ماسٹر صادق علی پٹیالوی سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ نے پیغام صلح نمبر ۴۶/۱۱ صفحہ ۲۱ پر اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ

"میاں صاحب نے بڑی جسارت اور بے باکی سے لکھ دیا تھا کہ جب کوئی شخص کسی مصیبت میں ہو۔ تو میاں صاحب کو خط لکھ کر لیٹر بکس میں ڈالدے اور ابھی خط میاں صاحب کے پاس نہیں پہنچا ہوگا کہ اس کی مشکل آسان ہو جائیگی"

مہربانی فرما کر اس کتاب یا اخبار یا رسالہ یا مکتوب کا حوالہ دیجئے جہاں خود حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ لکھا ہو۔ آج تک جواب نہیں ملا۔ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر صادق علی ابھی بقید حیات اس دنیا میں موجود ہیں۔ پس مہربانی فرما کر وہ منہ میں گھنگھنیاں نہ ڈالیں۔ اور بولیں۔ اپنے نام کی لاج رکھ لیں۔ ورنہ ابد تک ان کا نام کذاب اور مفتری لکھا جائیگا۔ جو ایک منکر خلافت حقہ کے بارے میں غیر متوقع امر نہیں۔ افسوس ہے یہ لوگ لکھتے وقت تو جو زبان و قلم پر آئے لکھ جاتے ہیں۔ لیکن جب ثبوت مانگا جائے تو سانپ سونگھ جاتا ہے۔ (اکمل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

در اہدائے کتاب لطیفۂ اختر

بحضرت مولانا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مولانا اختر نے ایک مطبوعہ نادر اور لطیف مثنوی تبلیغ احمدیت میں لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نذر کی ہے۔ نذر کے اشعار یہ ہیں:- (ایڈیٹر)

ز محبوب خدا محمود احمد
کہ گر جرأت نمایم بر خطابش
نکاہد قدر خورشید از نگاہے
ز ابر از بر صدف رشح کرم ریخت
صبا ہر گز نے سازد تاملی
ادیم اندرین گر رنگ یابد
لب ساحل بموجے گر شود تر
چو قلزم با صدفہا موجزن شد
در آید گر برود خشک آبے
باین امیدہائے فوج در فوج
شدم گستاخ در سودائے مقصود
نگیتی اشد دلستہ عرض غرائی
بفضل حق عمر بر کند شر را
عدو زاں تخم کینت را ابدل کاشت
تبدل نیست تقدیر خدا را
بہ یورپ داد پیغام از کنایات
نصوص و محکم الہامے چو آیات
ز ترک نص کند خود را فضیحت
بشیر ثانی و محمود بشنید
وداع از قادیاں دار الاماں کرد
ز دست خود بداد ام القریٰ را
بسعی اندر رہ خسران قدم زد
بہ پندار یکہ بہر بہتری کرد
بہ بے آہنگی از بس شور دارد
محبت را بعدواں داد برباد
فقل عظۃً لہ یا ایہا الناس
تعصب نیست بل ایزد گواہ است

ہمیدارم امید لطف بیحد
بود چشم توجہ از جنابش
دہد گو ذرہ را عز و جاہے
نہ خار کوہی در دامنش آویخت
شود صرف از دمش در خندہ گل
سہیل آنساں براوج چرخ تابد
چہ کم گردد ز جوشش بحر احمر
ز ساحلہاش نام آور عدن شد
تعجب نیست از بحر عُلیے
ز جرأت بر زبانم زد بسخن موج
کہ اے مرزا بشیر الدین محمود
کان اللہ نزل من السماء
بتو دیدم دگر فضل عمر را
کہ بہر حب بلد طیب نمیداشت
نہ لا یخرج الا نکد الا
نصوص از دست خود بگذاشت ہیہات
بدکانش نیز زد با کنایات
زا بکا دیگراں را نذر نصیحت
بوزن کوہ دسنگش ہم نسنجید
پئے مستقبل و ماضی زیاں کرد
گزید از بہر خود تحت الثریٰ را
پئے بر خویش و بر یاراں ہم زد
ز راہ راست رجع القہقریٰ کرد
ببوم شورہ جز خاشاک چہ کارد
برین در پیش ازیں جاں بر چہ میداد؟
برب الناس عذ من شر وسواس
کہ مقصد زیں کلامم انتباہ است

نبوت بار جلد ہا لعمتے داشت
انبیا منکر شد وزاں روئے گردا
بر آں بر اسپ کہ مردم را ہمیخواہند
بر فتن ہر کسے را خیر بگردد
بجز تلبیس نہ فرہنگ و حکم ماند
باین سرگشتگی در سر چہ بارد
رہا در فتنہ آزرم و ستیز ست
نہ روئے ماند نش نے آبروئے رفتن
ز بزمت راند خود را بالکہ کوب
ہمینخواہیم کہ باشد الہے حق آگاہ
زبان صنیاں من ذوق خطا باشد
سزد زیں حیلہ ام مقصد بیکبار
ببلد گہ عرض مقصد میگذارم
کہ برلوح سخن گر او خزامکن
دراں بزم سپاز جا جائے کمتراں نیست
ولیکن بزم تو خورشید زار است
ز شان احمدیت برنمایم
دہد خورشید چوں زینت سما را
سلیمانیت جرأت بہ بخشید
کہ ہر چند ایں بضاعت ہست مزجاۃ
عرق از شبنمے نیرنگ یخ بست
عجب تر کاں کے بحر ارمغان است
چنیں گلہا نہ از بستان بارست
چنیں گوہر جز از کانت نخیزد
بسوئے بحر رشحے را مآل است
بسنگے ارز دایں دُر گر بہ بازار
نہ کردیم از ہنرہائے خود اظہار
ز دستم غنچہ و گل پژمردہ است
مرادم از سخن قصب السبق نیست
دمید ایں غنچہ ہا بر شاخ اخلاص
قبول از لطف در درگاہ گردد
چو بینی نکتۂ از لفظ و معنیٰ
ید بیضاست سوئے طور سینا
ہنر جز خجلت خامی ندارم

خلافت گنج صدہا حکمتے داشت
انحرین سو نماندہ زانسو راندہ در یابند
لذاں رزہ ہمرہاں را باز گردانند
بزعمش مشرقش مغرب بگردد
نخورد عقل وسے زور قلم ماند
نگیرد کیشں احمد خستے گذارد
بتر گرداند کجدار و مریز ست
نہ دوست آمد حق نے پائے رفتن
نگہدارد خدا زیں مذہب آشوب
بدامانت تو دستم قصہ کوتاہ
قو بہرش جمیلہ آمد حق کتاب است
قبولش بہر گہت ہر دویم نماند
ز الطاف قبول را امید دارم
بہ بزم احمد از بس کہتر م من
نغبہ زادہ بسلک گوہراں نیست
شب وردہ زاز معارف نور بار است
شعلے در جمع خورشید اں سہایم
نہ بیند ہیچکس رونے سہارا
کہ موسے تحفہ از پائے ملخ چید
بسوئے بحر رشحے چند سوغات
خجالت نقشے از پائے ملخ بست
ہم این پیش سلیماں زمان است
صبا! ایں رنگ و بو آوردہ تست
نہ این رشحے بجز ابر تو ریزد
دگر نقص است محض از دستمال ست
وگناہ ماست اے چشم خریدار
گہر ہا کردہ ایم از دست بیکار
ز مار رنگ چمن یکسر پریدہ ست
چو شبنم تحفہ ما جز عرق نیست
بسوئے او توجہ می سزد خاص
رہ دوری مگر کوتاہ گردد
فقل اموالنا ردت الینا
جنود نصرت حقاً علینا
زمن مفت است کز بس شرمسارم

318
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

چونکہ مشتہر مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

عرق خضاب ۱۲/۱۲

شناخت کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ ہمیں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں۔ اور نہ ہی نزلہ پیدا کرتا ہے

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں کہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں ۔۔۔ کو بازی ہم کو ہم ۔۔۔ ی رخلافی دقانونی جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ علاوہ محصول پیکنگ۔

نوٹ: ایک شیشی پر ۸ر محصول در چار شیشیوں پر ۵ر

ایجنٹ محمد عامل مالک کارخانہ دستی پریس

قادیان دارالامان پنجاب

عظیم الشان تفسیر القرآن

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خزینۃ العرفان کے نام سے چھپنی شروع ہو گئی ہے۔ حصہ اول چھپ کر تیار ہے۔ قیمت ۱۲ر

مستقل خریداران کے پاس بھیجی جا چکی ہے۔ جن احباب کے پاس نہ پہنچی ہو۔ وہ فوراً مطلع فرمائیں۔ دیگر احباب بھی جلد سے جلد اس بے بہا خزانہ کے مستقل خریدار بن جائیں دوسرا حصہ بھی طیار ہو رہا ہے۔ تعداد تھوڑی چھپوائی گئی ہے۔ جسقدر جلد اس کی مستقل خریداری بڑھیگی۔ اسی قدر جلد یہ تفسیر پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔

مکتوبات حضرت مسیح موعودؑ یہ ایک خاص نمبر حال میں شائع ہوا ہے۔ اس میں حضرت صاحب کے کئی ایک عظیم الشان نشانات کا ذکر ہے۔ اسکا مطالعہ ازدیاد ایمان اور تبلیغ احمدیت کا موجب ہے قیمت ۸ر سلسلہ احمدیہ کی کل کتب کے ملنے کا مختصر پتہ

کتاب گھر قادیان

قادیان میں جرمن ۸ کے

مشہور و معروف میکروں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً ڈرکوپ۔ پیف و گرزر بنقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے ۱ر کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمایل شریف اعجاز صنعت قابل دید ولایتی کاغذ پر ۲۰۰ صفحہ کی مجلد قیمت ۱۲؍

حمایل شریف عکسی مطبوعہ مطبع لندن مجلد تعداد صفحہ ۶۰۰ قیمت ۱۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار

نور الدین خیر محمد تاجران دارالامان قادیان

پیٹ کی جھاڑو ۱۲

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض لغو انزاد میں بس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں جو لیسے ۔۔۔ آ ۔۔۔ کی گولی ۔۔۔ کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک ۱۰ر

المشتہر

تیجہ عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

الخطبہ ۸

ایک نوجوان احمدی صالح کنواری لڑکی قوم بافندہ سکنہ چک نمبر ۴۳ شاخ جنوبی ضلع سرگودھا کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا نوجوان صالح احمدی قوم بافندہ سے ہو۔ خط و کتابت بنام

محمد دین ولد سلطان مرحوم سکنہ چک نمبر ۴۳ شاخ جنوبی
ڈاکخانہ لالیاں ضلع سرگودھا

الخطبہ ۸

جماعت احمدیہ شاہدرہ میں ایک صاحب ہیں۔ خیاط۔ دیندار احمدی عمر ۲۷ سال۔ وجیہ نوجوان۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پنج سالہ ہے۔ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت

حکیم احمد الدین انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

لاہور میں احمدیوں کی ایک نئی دکان ۲/۱

خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہم نے حال ہی میں ایک دکان واقعہ میکلوڈ روڈ (نزد قلعہ گوجر سنگھ) کھولی ہے۔ جس میں ہر قسم کا انگریزی مال رکھا گیا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس چمڑے کے قیمتی سوٹ کیس۔ ریشمی رومال۔ گرم موزہ۔ تولیہ۔ پٹیاں۔ چھتریاں ۔۔۔ کمبل۔ ٹائیں ایلومینیم کے برتن۔ قمیصوں کا کپڑا ۔۔۔ ہے۔

یہ سب مال لنڈن کا بنا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے جرمن کی مشہور سلائی کی مشین بھی جرمن سے منگوائی ہیں۔ جن کی قیمت صرف ایک سو پانچ روپیہ ہے۔ ڈھکنے کی قیمت دس روپیہ علیحدہ ایک سے زیادہ کے خریدار کو خاص رعایت کی جاوے گی۔ نیز کسی دوست نے لنڈن یا جرمنی یا فرانس وغیرہ سے کسی قسم کا مال بھی منگوانا ہو۔ تو ہماری معرفت منگوایا جا سکتا ہے۔ نمونہ اور فہرستیں ہماری دوکان پر ہر وقت دیکھی جا سکتی ہیں۔

المشتہر

محمد نواز خان منیجر دی برٹش امپورٹ ایجنسی نمبر ۹ میکلوڈ روڈ لاہور

تلاش روزگار ۸

بندہ محکمہ نہر پر مدت سے کام ٹھیکیداری کا کرتا ہے چنانچہ آجکل ضلع شیخوپورہ میں کام ہے۔ مگر کام قلیل ہونے کی وجہ سے التجا ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی انجنیر سب ڈویژنل آفیسر کے پاس پکا کام ہو۔ تو بندہ کو مہیا فرمائیگا۔ کام دیانت اور محنت سے حسب فرمائش کرونگا۔

مستری چراغ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھانان ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا

(الحمد للہ کہ اس کتاب کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نظر فیض اثر سے گذر گئی۔ کیونکہ حضور ممدوح نے اس کا خریدار ہونا منظور فرمایا ہے)

مسٹر ایس۔ پی سکاٹ امریکی کی مبسوط کتاب موسومہ "یورپ میں اسلامی سلطنتیں" اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب ہے۔ اس کتاب کی تین ضخیم جلدیں ہیں۔ پہلی جلد کو مصنف علام نے عرب کے مختصر حالات کے بعد ان کی فتوحات سپین کی اس زمانہ کی حالت مسلمانوں کا اس کو فتح کرنے کے تفصیلی حالات لکھ کر بنو امیہ کی سلطنت پر ختم کر دیا ہے۔ دوسری جلد میں مسلمانوں کے زمانۂ زوال کے حالات ہیں۔ اس جلد کو مسلمانوں کی سلطنت متغایرہ (مسیحی) کی تاریخ سے شروع کیا ہے [illegible] کے تاریخ تفصیلی لکھے ہیں۔ اس کے بعد المرابطین اور الموحدین کے قبضہ کے مفصل حالات ہیں۔ پھر بازیافت سپین کے لئے عیسائیوں کی مسلمانوں سے آویزش طرفین کی کشش و کوشش۔ مسلمانوں کی نامرادی۔ بالآخر انکو وہاں سے ملک بدر کرنے کے حالات درج کئے ہیں۔ یہ جلد گویا مسلمانوں کے خواب ہشت صد سالہ دولت و شوکت کی تعبیر معکوس ہے۔ تیسری جلد کو شاہ فریڈرک ثانی کی سلطنت کے حالات سے شروع کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد مسلمانان اندلس کے زمانہ عروج میں یورپ کی کیفیت مذہب مسیحی اور پوپوں اور پادریوں وغیرہ کے حالات۔ مسلمانوں کی ترقیات اور ایجادات وغیرہ کو دکھلا کر کتاب کو ختم کر دیا ہے۔ یہی جلد سب سے زیادہ قابل دید ہے۔ اس میں وہ حالات ہیں۔ کہ جن سے مسلمان بالخصوص اور باشندگان ہندوستان بالعموم بہت ہی کم واقف ہیں۔ حالانکہ اس کا علم ہونا نہایت ضروری ہے *

مسٹر سکاٹ کی چند خصوصیات یہ ہیں:۔ (الف) انھوں نے اپنی عمر عزیز کے بیس برس اس کتاب پر صرف کئے ہیں۔ (ب) سپین میں جاکر اور وہاں کئی برس قیام کرکے اکثر تاریخی مقامات کو دیکھا ہے۔ اور واقعات کی تحقیق و تصدیق کی ہے (ج) قریباً آٹھ سو کتابیں ان کی ماخذ ہیں (د) وہ کسی واقعہ کو بغیر پوری تدقیق کے نہیں لکھتے (ھ) واقعات تاریخی میں تعصب نہیں کرتے جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک میں جو بعض خیالات انھوں نے ظاہر کئے ہیں۔ وہ زیادہ تر ان کتابوں پر مبنی ہیں۔ جو پادریوں کی تصنیف ہیں یا بوجہ امریکی ہونے کے مسلمانوں کے جذبات سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ معہذا انھوں نے اس باب کو ان الفاظ پر ختم کیا ہے کہ:۔

"بہرکیف اگر مذہب کی غرض و غایت تہذیب اخلاقی۔ انعدام قیام رفعت سعادات انسانی اور شیوع ترقی دماغی ہو۔ اگر اعمال صالح اس عظیم الشان یوم الحساب میں کام آنیوالے ہیں۔ تو یہ ماننا بیبانہ کسی کی گستاخی ہے۔ نہ بلا وجہ ہو جبکہ محمدؐ بلے شک و شبہ رسول خدا تھے"۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

(و) ان کی درایت صحیح اصول پر مبنی ہوتی ہے (ز) عام یورپین مورخین کی طرح استنباط نتائج وہ اپنے خیالات و مطلب کے موافق نہیں کرتے (ح) نہ انھیں اہالی سپین سے محبت ہے۔ نہ مسلمانوں سے نفرت (ط) عیسائیوں اور مذہب مسیحی کی نکتہ چینی میں جس بے باکی کے ساتھ ان کا قلم چلتا ہے اسی طرح وہی قلم مسلمانوں کا لحاظ کرنا نہیں جانتا *

الحمد للہ کہ مجھے یہ فخر حاصل ہے۔ کہ میں نے بتوفیق الہی سخت محنت و کاوش سے اس ضخیم و لاجواب کتاب کا ترجمہ بعد از اخذ اجازت مصنف کیا ہے اور یہ کوشش کی ہے۔ کہ مصنف علام کے الفاظ ان کے جذبات۔ ان کا زور قلم ویسا کا ویسا ہی باقی رہے۔ اس سے خود ستائی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ شکر نعمت و فضل الہی اور حقیقت نفس الامری کا اظہار ہے۔ کہ اگر اصل کتاب اپنے موضوع پر عدیم النظیر ہے۔ تو یہ ترجمہ بھی لاجواب ہے۔

چونکہ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ ترجمہ ہر شوقین مسلمان کے ہاتھ میں اس طرح پہنچ جائے۔ کہ کسی کو بار نہ معلوم ہو۔ اس لئے میں نے یہ قصد کیا ہے کہ اس کا ایک ایک باب کرکے آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ کتاب کے تیس باب ہیں۔ اور ایک مقدمہ۔ کوئی باب پچاس صفحوں کا ہوگا۔ اور کوئی ڈیڑھ سو صفحوں کا۔ میں ہر باب کی قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ قرار دیتا ہوں کتاب کی لکھائی چھپائی کاغذ اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔

اگر مجھ کو پانچ سو خریدار بھی مل گئے۔ تو میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر توکل کرکے ہر شروع ماہ انگریزی میں ایک باب بذریعہ ویلیو پے ایبل آپ کی خدمت میں پہنچا سکوں گا۔ ساتھ ہی یہ شرط کرتا ہوں۔ کہ کتاب کے خاتمہ پر مصنف علام اور مترجم کی تصویریں مفت نذر کرونگا۔

امید کہ آپ فوراً بذریعہ ایک پوسٹ کارڈ کے مجھ کو اجازت عطا فرمائینگے کہ میں آپ کا نام نامی و اسم گرامی درج فہرست خریداران کرلوں۔

خاکسار۔ محمد خلیل الرحمن سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

تشحیذ الاذہان ماہ جنوری (چالیس صفحہ پر) **میں شیعہ کے تمام بنیادی اعتراضوں کا انہی کی معتبر کتب سے جواب دیا گیا ہے۔ ٹکٹ بھیجکر منگوائیں۔**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

319

ہندوستان کی خبریں

دہلی۔ ۹ر جنوری۔ قسطنطنیہ میں جو ہزارہا مرد عورتیں بچے پریشان حال مصیبت زدہ پڑے ہوئے ہیں۔ انکی امداد کے لئے ہز اکسلنسی ویسرائے نے مسلمانان ہند سے اپیل کی ہے کہ وہ چندہ فراہم کریں۔ جو ہز اکسلنسی والیسرائے کے پرائیوٹ سکرٹری کے پاس جمع ہوگا۔ اور وہ جلد قسطنطنیہ کو ارسال کردیں گے۔

کلکتہ۔ ۹ر جنوری۔ عبد الصمد کے مقدمہ کی سماعت بدمعاشی کے الزام میں سب ڈویژنل افسر ہوٹ کے روبرو ہورہی تھی کہ ملزم نے مجسٹریٹ کے ایک جوتہ ماردیا جو رخسار پر لگا ملزم کو دو سال قید بامشقت کی سزا دیگئی۔

۲۹ر دسمبر کو بریلی جیل میں قیدیوں نے شورش ہنگامہ برپا کردی جس کے فرو کرنے کے لئے گارد طلب کیا گیا بعض قیدی زخمی بھی ہوئے۔ اب سکون ہے۔

کلکتہ کے ایک یورپین نے والینٹروں کو ایک چبوترہ کے سامنے کھڑا کیا۔ اور خود اوپر چڑھ کر ان پر پیشاب کردیا والنٹیر خموش ہو کر چلدئے۔

مولوی نثار احمد صاحب کانپوری کو کراچی جیل سے کہیں اور منتقل کردیا گیا ہے۔

مالوی جی کے بھتیجے اور بیٹے کی سزا ۱۸ ماہ کی بجائے چھ ماہ قید محض میں تبدیلی ہوئی۔

مدن موہن مالوی فاروق آباد میں تقریر کررہے تھے کہ حکام کی طرف سے انہیں تقریر نہ کرنے کا پروانہ دیا گیا۔ انہوں نے پروانہ کی تعمیل نہ کی اور سول نافرمانی کردی ہے۔

سراج گنج بنگال کے قلیوں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی غیر ملکی مال کو نہ چھوئیں گے۔ ایک ہفت سالہ لڑکے نے ایک شرابی کو شراب پینے سے روکا تو اس نے ایک سو روپیہ اسے پیش کر کے کہا کہ صرف ایک گلاس پی لینے دو مگر بچہ اس کے قدموں پر گر گیا اور کہنے لگا کہ اس بدعادت کو چھوڑ ہی دو۔ اس نظارہ کا بڑا اثر ہوا۔ اور شرابی نے شراب سے دستبرداری کی۔

شیام سندر چکرورتی ایڈیٹر سرونٹ کلکتہ کو ۶ ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

گورنمنٹ پنجاب کا اعلان ہے کہ پنشن لینے والے جو لوگ سول نافرمانی کی حمایت کرتے ہیں یا اسمیں کسی شکل میں حصہ لیتے ہیں۔ ان کی پنشنوں کا بند کیا جانا یقینی ہے۔

لالہ لاجپت رائے وغیرہ کی سزا ایک سال قید بامشقت جو زیر دفعہ ۱۴۵ میں کیگئی تھی منسوخ ہوئی۔ قانون امتناع مجالس باغیانہ کے مقدمہ میں جو سزا دیگئی ہے۔ اس کے جواز پر گورنمنٹ ہائی کورٹ سے غور کرنے کی سفارش کرگئی۔

جن سکھوں کو چابیوں کے معاملہ میں تقریریں کرنے پر قانون امتناع مجالس باغیانہ کے مطابق سزا دی گئی تھی۔ ان سب کی رہائی کا اعلان ہوا ہے۔

فرید پور بنگال۔ گذشتہ دس یوم میں کانگرس کے ۵۷ کارکن اور رضا کار رہا کئے گئے۔

سلہٹ۔ بدیشی کپڑے اور شراب خانوں پر پہرے لگائے گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان اشیاء کی فروخت بہت گر گئی ہے۔

بمبئی۔ ۹ر جنوری۔ بعض عربی اور انگریزی اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ شریف حسین حجاز ریلوے کا کچھ حصہ برطانیہ کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔

مدراس۔ جوزف ولیا نامی پاگل ہوگیا۔ اپنے چند رشتہ داروں کو ہلاک و مجروح کر کے خود کو معہ اسلحہ حوالہ پولیس کردیا۔

فرخ آباد میں تین سو پنڈت جمع ہوئے بقول اخبارات انہوں نے فتویٰ دیا کہ گائے ذبح کرنے والی گورنمنٹ سے ترک موالات ضروری ہے۔ جو ہندو ایسا نہ کرے گا گائے مارنے والا سمجھا جائیگا۔ یہ وجہ معقول ہے کیونکہ خلیفۃ المسلمین اور "امیر کابل" بھی اس "فتوے" سے خاص عنایت کے مستحق ٹھہرینگے۔ ذرا سوچ سمجھ کر فتویٰ دینا تھا۔

مسٹر گاندھی نے جنیو اتار دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ جب تک ملک میں گاؤکشی ہوتی ہے۔ ایک ہندو کے لئے جنیو پہننا خلاف مذہب ہے۔ اور کوئی ہندو یا برہمن اس حالت میں ہندو یا برہمن کہلانیکا مستحق نہیں۔ علماء جو پیروی گاندھی کا دم بھرتے ہیں۔ اپنے استاد کے جنیو اتارنے کی پیروی میں "دستار فضیلت" کھول کر رکھدیں جب تک ملک میں گاؤکشی بند نہ ہو جائے ورنہ سچا گرو کا شیدا کہلانے کے مستحق نہیں ہونگے۔

گجرات۔ امرتسر۔ فیروزپور۔ ملتان میں اسٹریلیا کی گندم ۸ روپیہ ۴ رفی من تک فروخت ہورہی ہے۔

دکن کے غیر برہمنوں کا اجلاس بلگام میں منعقد ہوا جسمیں تحریک قطع تعلق کی خدمت کے ریزولیوشن ہوئے اور بعض صوبوں میں قانون امتناع مجالس باغیانہ کو حق بجانب قرار دیا گیا۔

نومبر گذشتہ میں بمبئی کے گداگروں کا شمار کیا گیا۔ انکی تعداد قریباً سات ہزار ہے۔ جن میں ۳۷۲ لولے لنگڑے ہیں۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک ممبر خلافت کے ایک مقدمہ کے فیصلہ میں نصف مکان اور ۸۳۰ روپیہ ۴ آنہ خرچہ اس کو دلایا۔ خلافت کمیٹی نے اس کے خلاف فیصلہ کیا۔ کہ سات روپیہ خرچہ کافی ہے۔ عبد الصمد نے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کردیا۔

خان بہادر عبد الغنی صاحب (کرنال) نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ شہزادہ ویلز جس وقت پنجاب میں قدم رکھیں ایک ایڈریس بذریعہ تار پیش کیا جائے۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے آخری اجلاس میں صدر کے تشریف لانے سے پیشتر جناب والدہ محمد علی۔ شوکت علی نے ایک چندہ کی درخواست کی۔ مجالس خلافت کے جانب سے ایک مقررہ رقم کا اعلان ہونے لگا۔ زمیندار ۱۳ر جنوری لکھتا ہے کہ "ان اعلانات کی کوئی ضرورت نہ تھی" ہر جلسہ میں کسی قدر تفریح کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور ان اعلانات نے تھوڑی دیر کیلئے حاضرین کی فرحت و دلچسپی کا سامان پیدا کردیا تھا۔ جو صاحب اعلان کردہ رقم جمع نہ کرسکیں۔ ان سے مرکزی خلافت کمیٹی پرامن ذریعہ سے مقررہ رقم وصول کرلے۔"

ایک صاحب سیف الاسلام نامی زمیندار ۱۳ر جنوری میں رقم فرماتے ہیں۔ کہ مسجد شہر سہارنپور میں ہر جمعہ کو مجلس رقص و سرود کا انعقاد ہوتا ہے۔ افسوس کہ کل گذشتہ ۱۰ر جنوری مشہور و معروف موچا سو خوش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالکِ غیر کی خبریں

آئرلینڈ۔ مسٹر ڈی ولیرا نے کہا ہے کہ میں علیل ہوں۔ سیاسیات سے تنگ آگیا ہوں۔ خواہ کچھ ہو میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ خاموش زندگی بسر کرونگا۔
۱۰۔ جنوری چار بجکر ۳۰ منٹ (شام) مسٹر گریفتھ آئرلینڈ کے جدید صدر منتخب ہوئے۔

جاپانی وفد مانچسٹر میں لنڈن ۹ر جنوری۔ جاپانی تجارتی وفد کا نہایت پرتپاک خیر مقدم مانچسٹر میں ہوا۔ جاپانی ڈیلیگیٹوں نے کہا کہ جاپان انگلینڈ کی پارچہ بافی مشینوں کو دنیا میں بہترین خیال کرتا ہے۔ لیکن انگلینڈ جاپان کی اس ترقی پر حسد کرتا ہے۔ جو اس نے چین اور ہندوستان میں اپنے کپڑے کی تجارت کو ترقی دی ہے۔ جاپان خیال کرتا ہے۔ کہ اس کی پارچہ بافی کی صنعت کا مستقبل حوصلہ افزا نہیں ہے۔ اور اول درجہ کے مال میں وہ انگلینڈ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جاپان کے لئے سب سے بڑی منڈی چین ہے۔ لیکن تھوڑے عرصہ میں چین انگلینڈ اور جاپان دونوں کا رقیب بن جائیگا اسلئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اعلیٰ درجہ کا سوتی مال بنانے کے لئے انگریز جاپانیوں کے ساتھ ملکر چین میں کارخانے قائم کریں ✽

معاہدہ فرانس و برطانیہ کینس ۹۔ جنوری۔ یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدات ہونگے۔ ان کے سلسلہ میں برطانی نو آبادیات کے حقوق کو پورے طور پر محفوظ رکھا جائیگا ✽

انور پاشا برلن میں (برلن ۷ر دسمبر) یہاں دو تین روز میں ایک کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔ جو انور پاشا کے زیر انتظام ہوگی۔ اس کانفرنس کے انعقاد و اجتماع کا اصلی سبب انگورہ کی حکومت کے معاملات کی تنقید اور تدبیر زیر عمل کا تذکرہ ہوگا

۲۵ ترکی افسروں کو سزا ایتھنز ۱۰۔ جنوری۔ انگورہ سے ایک پیغام مظہر ہے کہ ترکان احرار نے ۲۵ ترکی افسروں کو دولت عالیہ کے خلاف انور پاشا کے ساتھ سازش کرنے کے جرم میں سزا دی ✽

ترکی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ افیون قرہ حصار کے وسیع خط جنگ پر طرفین سے توپوں کی گولہ باری ہورہی ہے۔ افیون قرہ حصار کی آبادی میں پھر آج آگ کے شعلے نمودار ہوئے۔ جو نصف گھنٹہ تک بلند رہے۔ یونانیوں نے جاودار کی آبادی کو بھی جو افیون قرہ حصار کے مشرق میں واقع ہے۔ جلا کر خاک سیاہ کردیا ہے ✽

بیس ہزار سے زیادہ مسیحی بھاگ گئے آستانہ کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ نور الدین بک اذنہ کے فوجی حاکم مقرر کئے گئے ہیں۔ جو اذنہ پہونچ گئے ہیں۔ اور فرانسیسی سپاہ آہستہ آہستہ کیلیکیہ کے مقامات کو خالی کرتی جاتی ہے۔ اسوقت تک بیس ہزار سے زیادہ مسیحی کیلیکیہ سے بھاگ کر چلے گئے ہیں ✽

بالشویک حکومت کی مالی حالت اخبار طان لکھتا ہے کہ ماسکو سے جو اخیر خبریں موصول ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ ۹ ماہ میں بالشویک حکومت کو ۲۲۲۷ ملیار روبل کی آمدنی ہوئی ہے۔ اور اسوقت اس کے پاس ۵ ہزار ملیار روبل کے مالی کاغذات موجود ہیں ✽

یونانی شرائط صلح ناقابل قبول ہیں ہاواس ایجنسی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ اور دول حلفاء کے سیاسی دوائر شرائط صلح کو جن کو یونان نے پیش کیا ہے۔ ناقابل قبول خیال کرتے ہیں۔ اور برطانوی وزارت بھی ان کی تائید نہیں کرتی ✽

انجمن حقوق اقوام سوئٹزرلینڈ میں ایک انجمن حال میں قائم ہوئی ہے۔ جس کا نام انجمن حقوق اقوام ہے۔ اس انجمن کے ممبر تمام قوموں کے لوگ ہیں۔ انجمن مذکور نے اپنے ایک جلسہ میں بہت سے ضروری مسائل کے علاوہ ٹرکی کے مسائل پر خاص طور سے بحث کی ہے اور قرار دیا ہے۔ کہ ٹرکی کو تھریس اور سمرنا واپس دیئے جائیں انجمن مذکور نے اپنی اس قرارداد سے لیگ اقوام کو آگاہ کردیا ہے۔ اور شواہد و دلائل سے اپنی قرارداد کو حق بجانب ثابت کرکے توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر فوراً توجہ کرے۔

جرمنی کی نئی توپ لنڈن کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے حال میں ایک توپ ایجاد کی ہے۔ جو ایک منٹ میں دو ہزار فائر کرتی ہے۔ اسکو صرف ایک سپاہی اٹھا سکتا ہے ✽

ایران و افغانستان متحدہ جنگ کرینگے ایک معاہدہ کی رو سے جو حال ہی میں پایہ تکمیل کو پہونچا ہے۔ یہ طے ہوا ہے۔ کہ دونوں گورنمنٹیں کسی دشمن کے مقابلہ میں متحدہ طور سے جنگ میں شرکت کرینگی ✽

طرابزون کے ساحل پر دو روسی جنگی جہاز پہنچے ہیں۔ جو غالباً بحیرہ اسود۔ کے اناطولی بیڑہ میں جاکر شامل ہو جائینگے۔ ان جہازوں پر اسوقت بالشویکی علم لہرا رہا ہے۔ مگر طرابزون سے روانہ ہونے کے بعد ان پر عثمانی علم نصب کردیا جائیگا ✽

مسینا۔ ۱۰ر جنوری۔ بھاری بارش کی وجہ سے ایک پہاڑ پھسل گیا۔ جس سے بہت سے مکانات دب گئے۔ ۵ ہزار آدمی خوف زدہ شہر سے بھاگ گئے ✽

فسادات مصر کے متعلق سزائیں قاہرہ ۱۰ر جنوری۔ بقول اخبارات مصر ۲۷ فسادیوں کو چھ یا نو ماہ قید کی سزا دیگئی ہے۔ اور باقی فسادیوں کو ۲۰ - ۲۵ ضربات بید۔

جاپان میں آتشزدگی (ٹوکیو۔ ۶ر جنوری) عظیم الشان مرکزی ڈاکخانہ آتشزدگی کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ غیر ملکی ڈاک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

برطانی سفیر دربار کابل لنڈن ۱۰ر جنوری۔ بادشاہ سلامت نے آج میجر ایف۔ ایچ ہمفریز کو دربار کابل کا سفیر مقرر کیا۔ میجر صاحب نے بادشاہ سلامت کے ہاتھ پر بوسہ دیا ✽

چین سے غیر ممالک افواج کی واپسی۔ لنڈن ۶ر جنوری۔ مشرق متعلقہ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کی رو سے

[illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)